005 Mas'alah HAYAT-un-NABI ﷺ (Part-1)

>>>>>>>> [PART-1] <<<<<<<<

Topic:˘
005-Mas'alah HAYAT un NABI ﷺ say Motalliq FIRQAWARANA Nazriyaat ka Tahqeeqi Jaiza

Youtube Link:
https://youtu.be/rKuiR0x63tk

اِس لیکچر میں دئے گئے حوالہ جات + اِلزامی جوابات
References + Anti Venums:

¶ - بِسمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم ، و الصّلوۃ والسّلام علیٰ رسولِ اللّٰہ و
علیٰ ازوَجِہِ و الِہِ و اصحابِہِ اجمعین ، الیٰ یومِ الدّین - ¶

حیاتُ النبیﷺ کا ٹاپک پوری دنیا کے مسلمانوں کا اہم ترین عقیدہ ہے۔ اہلِسنت کہلانے والے تینوں گروہوں { بریلوی، دیوبندی یا اہلِحدیث } اور اِس کے علاوہ اہلِسنت کے جتنے بھی فِرقے ہیں جیسا کہ حنفی | شافعی | مالکی اور اِس کے علاوہ اہلِ تشیع بھی اِس عقیدے پر متّفق ہیں۔
اور وہ عقیدہ یہ ہے کہ " امامِ کائناتﷺ کی وفات کے بعد آپﷺ کی قبرِ مبارک میں برزخی حیات ہے، جو اپنے طور طریقے (یعنی mode) کے اعتبار سے برزخی ہے لیکن وہ جسمانی بھی ہے اور روحانی بھی ہے۔ آپﷺ کی قبرِ مبارک جنّت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑے پر ہے۔ جسے ہم ریاض الجنۃ بھی کہتے ہیں" اور اسی پر اُمت کا اجماع ہے۔
اِس عقیدہ کو ہم عُرفِ عام میں عقیدہ حیات النبیﷺ کہتے ہیں اور یہ جدید عقیدہ نہیں ہے بلکہ شروع سے مسلمانوں کے ہاں چلتا آ رہا

ہے۔ الحمداللہ

Sahih Bukhari H # 1195, -**1196-**, 1888, 6588, 7335
Sahih Muslim H # 3368 to 3370
Jam e Tirmazi H # 3915, 3916
Musnad Ahmad H # 12688
Mishkaat H # 694

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین، جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہو گا۔ Sahih Hadees

اس حدیث پر امام بخاریؒ نے، قبر اور منبر کے درمیانی حصہ کی فضیلت پر باب باندھا ہے اور صحیح مسلم میں بھی یہی باب ہے۔

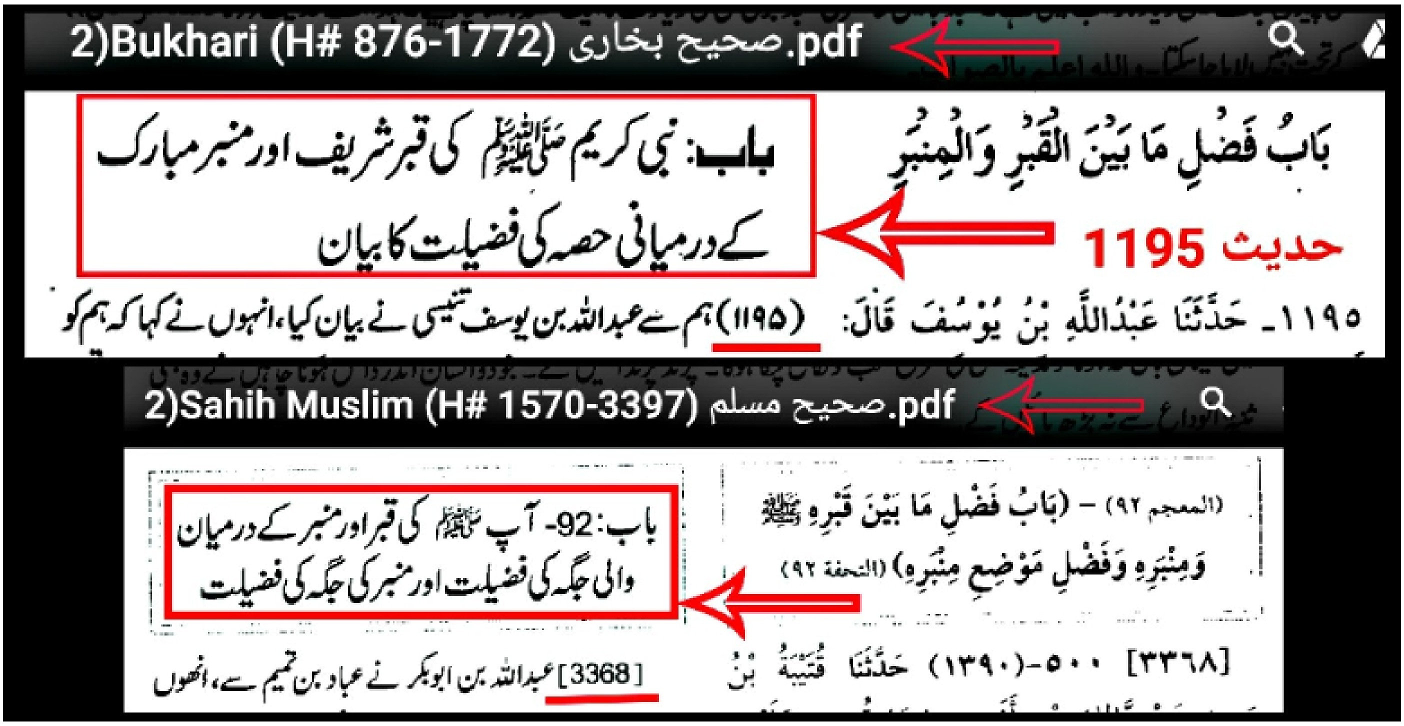
2)Bukhari (H# 876-1772) صحیح بخاری.pdf

بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

حدیث 1195

باب: نبی کریم ﷺ کی قبر شریف اور منبر مبارک کے درمیانی حصہ کی فضیلت کا بیان

١١٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: (١١٩٥) ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم کو

2)Sahih Muslim (H# 1570-3397) صحیح مسلم.pdf

(المعجم ٩٢) – (بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ قَبْرِهِ ﷺ وَمِنْبَرِهِ وَفَضْلِ مَوْضِعِ مِنْبَرِهِ) (التحفة ٩٢)

باب: 92- آپ ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیان والی جگہ کی فضیلت اور منبر کی جگہ کی فضیلت

[٣٣٦٨] ٥٠٠-(١٣٩٠) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

[3368] عبداللہ بن ابوبکر نے عباد بن تمیم سے، انھوں

کیونکہ دراصل اب حقیقت میں (practically) حُجرۂِ عائشہؓ میں ہی ہمارے محبوب ﷺ کی قبر مبارک ہے لہٰذا آپ ﷺ کی قبر مبارک جنت کے ٹکڑوں پر ہے۔ الحمداللہ!

اور حدیث میں موجود ہے کہ نبی کو وہیں پر دفن کیّا جاتا ہے جہاں پر وہ دفن کیّا جانا پسند کرتے ہوں۔

Jam e Tirmazi   Hadees # -**1018-**
Mishkaat   Hadees # 5963

جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کی تدفین کے سلسلے میں لوگوں میں اختلاف ہوا تو **حضرت ابوبکرؓ نے کہا:** مَیں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک ایسی بات سنی ہے جو مَیں بھولا نہیں ہوں، **آپ ﷺ نے فرمایا:** "جتنے بھی نبی ہوئے ہیں اللہ نے اُن کی روح وہِیں قبض کی ہے جہاں وہ دفن کیا جانا پسند کرتے تھے" (اس لیے) تم لوگ انہیں اِن کے بستر ہی کے مقام پر دفن کرو۔ Sahih Hadees

اہل سنت کے بہت بڑے امام اور احادیث کی کتابوں کے مؤلف **《 سیدنا امام ابوبکر حافظ احمد بن حسین بن علی البیہقیؒ 》**، جو امام البیہقی کے نام سے مشہور ہیں (جو 458 ہجری مین فوت ہوئے) ... اُنہوں نے 21 احادیث پر مشتمل ایک مکمل کتاب لکھی، جس کا نام ہی یہ ہے کہ "حیات الانبیاء فی قبورھم" یعنی "انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں"
[اس کی تفصیل آگے بیان کی جائے گی۔ **اِن شاء اللّٰہ...**]

یہ لیکچر فرقہ واریت سے بالا تر ہو کر، تمام مکاتبِ فِکر کی کتابوں کو پڑھ کر، لکھا گیا ہے۔

•°• بریلوی مکتبہ فِکر کے ایک بہت بڑے عالم، **《 علامہ عباس رضوی صاحب 》** نے 448 صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی۔ جس کا نام ہے "آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ" ۔ اس کتاب کو مکمل پڑھا۔

•°• اسی طریقے سے دیوبند مکتبہ فِکر میں حیاتی گروپ کے بہت بڑے عالم **《 علامہ سرفراز خان صفدر صاحب 》** نے 439 صفحات پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس کا نام " تسکین الصدور" ہے۔ یہ کتاب بھی مسئلہ حیات النبی ﷺ کے متعلق ہے۔ اس کا بھی مکمل مطالعہ کیّا۔

- اسی طریقے سے دیوبند مکتبہ فکر کے مماتی گروپ کے بہت بڑے عالم 《 **عطاءاللہ بندیالوی صاحب** 》 کی کتاب "مسئلہ حیات النبیﷺ " کے نام سے ہے۔ اس کو بھی مکمل پڑھا۔

- اس حوالے سے اہل تشیع کی علیحدہ سے کوئی کتاب نہیں ہے، لیکن "اصولِ کافی" کے اندر مسئلہ حیات النبیﷺ سے متعلق اِن کے عقائد و نظریات موجود ہیں۔ اُس کا بھی مطالعہ کیّا۔

- اسی طرح سے اہلِ حدیث مکتبہ فِکر کے بہت بڑے عالم 《 **علامہ اسماعیل سَلفی صاحب** 》 کی کتاب " مسئلہ حیات النبیﷺ " ہے۔ جو تقریباً 70 صفحوں پر مشتمل ہے۔ اِس کا بھی مطالعہ کیّا۔

امام بیہقی کی کتاب "حیات الانبیا" کی مثالی شرح
آپ ﷺ زندہ ہیں واللہ
امام احمد رضا اکیڈمی صالح نگر بریلی شریف
مسئلہ حیات النبی ﷺ
www.KitaboSunnat.com
ادلۂ شرعیہ کی روشنی میں
مولانا محمد اسماعیل سلفی
ترجمہ ومتن کامل
اصول کافی
جلد اول
الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون
تسکین الصدور
فی تحقیق احوال الموتی فی البرزخ والقبور
تالیف
محمد سرفراز خان صفدر
مکتبہ صفدریہ
علماء دیوبند کا
عقیدہ حیات النبی ﷺ
اور
مولانا عطاء اللہ بندیالوی
حق چاریار اکیڈمی

اوپر والی تمام کتابوں کو پڑھنے کے بعد یہ لیکچر تیار کیّا گیا ہے۔ حتیٰ کہ اِس مطالعہ کے دوران، دَورِ حاضر کا ایک جدید فِرقہ بھی سامنے آیا ہے۔ دیوبند کے مماتی گروپ میں سے نکلا ہوا **《 ایکس کیپٹن عثمانی صاحب 》** کا گروپ ہے جو اپنے آپ کو برزخی گروپ بھی کہتے ہیں۔ اور یہ اِس حد تک آگے گئے ہیں کہ، **(معاذ اللہ استغفر اللہ)**، کیپٹن عثمانی صاحب نے اپنی کتاب " اسلام یا مسلک پرستی" میں قبرِ مبارک کے لئے "گڑھے" کا لفظ استعمال کیا۔ **(العیاذباللہ تعالی)**

اسلام
مسلک پرستی

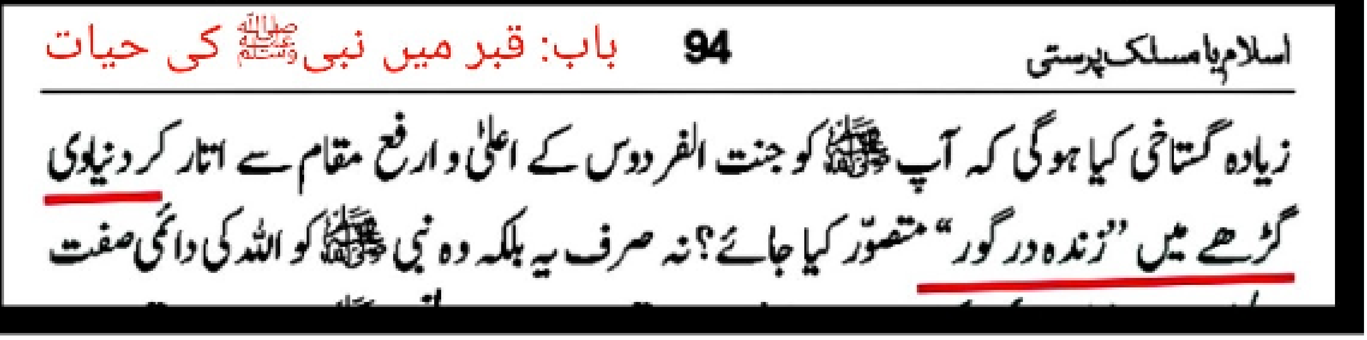
اسلام یا مسلک پرستی 94 باب: قبر میں نبی ﷺ کی حیات

زیادہ گستاخی کیا ہوگی کہ آپ ﷺ کو جنت الفردوس کے اعلیٰ و ارفع مقام سے اتار کر دنیاوی گڑھے میں ”زندہ در گور“ متصوّر کیا جائے؟ نہ صرف یہ بلکہ وہ نبی ﷺ کو اللہ کی دائمی صفت

اِس کے علاوہ اُنہوں نے "ایمانِ خالص حصّہ دوم" اور "عذابِ برزخ" کے نام سے بھی کتابیں لکھیں۔
اِن سب کتابوں کا پوری ایمانداری کے ساتھ مطالعہ کرنے کے بعد یہ لیکچر تیار کیّا گیا ہے۔ **الحمداللہ**

1

عذابِ برزخ
کیپٹن ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی
ایم بی بی ایس (لکھنؤ)

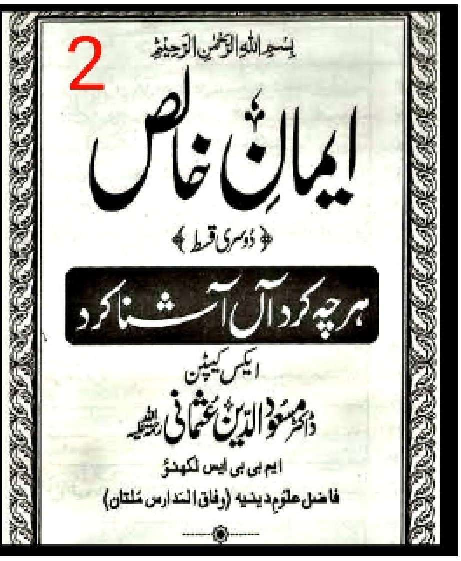
2

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ایمانِ خالص
﴿ دوسری قسط ﴾
ہر چہ کرد آں آشنا کرد
ایکس کیپٹن
ڈاکٹر مسعود الدین عثمانی رحمۃ اللہ علیہ
ایم بی بی ایس لکھنؤ
فاضل علوم دینیہ (وفاق المدارس ملتان)

یہ لیکچر ایک ترتیب کے ساتھ 5 عِلمی پوائنٹس میں بیان کیّا جائے گا

تاکہ مسئلہ حیات النبی ﷺ ایک عام آدمی کو بھی اچھی طرح سمجھ آ جائے۔

●○·●○·●○· ILMI POINT-1 ·○●·○●·○●-

"وفات النبی ﷺ سے متعلق صحیح اور محتاط (احتیاط والا) عقیدہ کیا ہونا چاہیے؟؟؟"

اِس حوالے سے قرآن پاک کی 2 آیات بہت اہم ہیں، جو امیرالمؤمنین خلیفۃ المسلمین سیّدنا ابو بکر الصدیق ؓ نے آپ ﷺ کی وفات کے موقع پر بھی تلاوت فرمائی تھیں۔

چنانچہ صحیح بخاری کے **" كِتَابُ المَغَازِي (غزوات کا بیان)"** والے چیپٹر میں آخری دو باب کی تقریبا 46 احادیث، 4428 سے 4473 تک، خاص طور پر آپ ﷺ کی وفات کے دِنوں کے معاملات ، آپ ﷺ پر جو کیفیت طاری ہوئی اور آپ ﷺ نے جو نصیحتیں فرمائیں، سے متعلق ہیں۔ اِسی باب میں سیدنا ابوبکر صدیق ؓ کا مشہور خطبہ بھی ہے ، جو اُنہوں نے خاص طور پر نبی ﷺ کی وفات پر دیا تھا۔
صحیح بخاری میں اس کے بہت سے طُرُق موجود ہیں۔ اُن تمام حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ :

آپ ﷺ کی وفات پر **حضرت عمر ؓ کو یہ غلط فھمی ہو گئی تھی کہ :**
* "آپ ﷺ فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ ہیں اور واپس آئیں گے۔ کیونکہ
* ابھی تو منافقین کو قتل کرنا تھا،
* بہت سی فتوحات ہونی تھیں۔ روم فتح ہونا تھا۔ ایران فتح ہونا تھا،
* کیونکہ آپ ﷺ کی بشارتیں موجود تھیں جن کو پورا کئے بغیر آپ ﷺ اِس دنیا سے نہیں جا سکتے۔"

یہ حضرت عمر ؓ کا اپنا نظریہ تھا... اِسی لئے سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے اُن کا رَدّ کیا (جو ایک لمبی حدیث میں ہے) اور فرمایا :

Sahih Bukhari H # **-1241-**, 1242, **-3667-**, 3668, 4452 to **-4454-**
Jam e Tirmazi H # 989
Sunan e Nasai H # 1842
Musnad Ahmad H # 3043, **-10977-**, **-11017-**, 11043
Mishkaat H # 1624

(جب نبی کریم ﷺ کی وفات ہو گئی تو) ابوبکر ؓ اپنے گھر سے ، جو سنح میں تھا (یعنی عوالی کے ایک گاؤں میں تھا) گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور اترتے ہی مسجدِ نبوی ﷺ میں تشریف لے گئے۔ پھر آپ کسی سے گفتگو کئے بغیر عائشہ ؓ کے حُجرہ میں آئے (جہاں نبی کریم ﷺ کی نعش مبارک (میّت مبارک) رکھی ہوئی تھی) اور نبی کریم ﷺ کی طرف گئے۔ نبی کریم ﷺ کو برد حبرہ (یمن کی بنی ہوئی دھاری دار چادر) سے ڈھانک دیا گیا تھا۔ پھر آپ نے نبی کریم ﷺ کا چہرہ مبارک کھولا اور جھُک کر اُس کا بوسہ لیا (یعنی چُوما) اور رونے لگے۔

آپ ؓ نے کہا : "میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ پر دو مَوتیں کبھی جمع نہیں کرے گا۔ سِوا ایک موت کے جو آپ ﷺ کے مقدّر میں تھی سو آپ ﷺ وفات پا چکے۔"

ابو سلمہ ؓ نے کہا کہ : مجھے ابنِ عباس ؓ نے خبر دی کہ ابوبکر ؓ جب باہر تشریف لائے تو عمر ؓ اُس وقت لوگوں سے کچھ باتیں کر رہے تھے۔ **عمر ؓ کہا کرتے تھے کہ** "اللہ کی قَسم! اُس وقت میرے دل میں یہی خیال آتا تھا اور مَیں کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا انتقال نہیں ہوا بلکہ رب نے آپ ﷺ پر وہی کیفیت طاری کی ہے، جیسے موسیٰ ؑ چالیس راتیں اپنی قوم سے الگ تھلگ رہے تھے۔ اللہ کی قَسم! اللہ آپ ﷺ کو ضرور اِس بیماری سے اچھا کر کے اٹھائے گا اور آپ ﷺ اُن لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیں گے جو آپ ﷺ کی موت کی باتیں کرتے ہیں ۔اللہ تعالیٰ جب تک منافقین کو نیست و نابود نہیں کر دے گا، تب تک اللہ کے رسول ﷺ کا انتقال نہیں ہو گا،"

صدیقِ اکبر ؓ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ لیکن عمر ؓ نہیں مانے۔ پھر دوبارہ ابو بکر ؓ نے بیٹھنے کے لیے کہا۔ لیکن عمر ؓ نہیں مانے۔

آخر کار ابوبکرؓ نے کلمۂ شہادت پڑھا تو سارا مجمع (تمام صحابہ اکرامؓ) آپ کی طرف متوجّہ ہو گئے اور عمرؓ کو چھوڑ دیا۔
ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا: " امابعد! اگر کوئی شخص تم میں سے محمدﷺ کی عبادت کرتا تھا تو اُسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمدﷺ کی وفات ہو چکی اور اگر کوئی اللّٰہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے تو اللّٰہ تعالیٰ (ہمیشہ) باقی رہنے والا ہے، وہ کبھی مرنے والا نہیں۔ (حضرت ابو بکر صدیقؓ ثابت قدم رہے تھے، اِسی لئے دلیل کے طور پر قرآن پاک سے 2 آیات تلاوت کیں اور کہا کہ ..) اللّٰہ پاک نے فرمایا ہے ،
دلیل نمبر 1] 39 : سورۃ الزمر ، 30

إِنَّكَ مَيِّتٌ وَّإِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿٣٠﴾

یقیناً (اے محبوبﷺ) خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب (تمہارے مخالفین یعنی کفّار) بھی مرنے والے ہیں۔

دلیل نمبر 2] 3 : سورۃ آل عمران ، 144

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى
اَعْقَابِكُمْ ؕ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْــًٔا ؕ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ

(حضرت) محمدﷺ صِرف رسول ہی ہیں، اِن سے پہلے بھی بہت سے رُسول ہو چکے ہیں۔ کیا اگر اِن کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں ، تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے بَل پھِر جاؤ گے؟؟ اور جو کوئی اپنی ایڑیوں پر پھِر جائے تو وہ ہرگز اللّٰہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔ عنقریب اللّٰہ تعالیٰ شُکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا۔

(حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) اللہ کی قَسم! ایسا معلوم ہوا کہ ابوبکرؓ کے آیت کی تلاوت سے پہلے جیسے لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ آیت بھی اللہ پاک نے قرآن مجید میں اتاری ہے۔ اب تمام صحابہ نے یہ آیت آپ سے سیکھ لی، پھر تو ہر شخص کی زبان پر یہی آیت تھی۔

جس وقت حضرت عمرؓ نے اُنہیں تلاوت کرتے سنا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہو گئی ہے تو (حضرت عمرؓ نے کہا) "مَیں سکتے میں آ گیا اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے پاؤں میرا بوجھ نہیں اٹھا پائیں گے اور مَیں زمین پر گِر جاؤں گا۔" Sahih Hadees

ظاہر ہے کہ صحابہ اکرامؓ اور امتیوں میں یہی فرق ہے کہ صحابہ کرامؓ جب قرآن یا حدیث سنتے تھے تو فوراً رجوع کر لیتے تھے۔ یعنی اُن کا یہ روَیّہ ہوتا تھا،

2: سورة البقرة 285

... **قَالُوا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا** ... ہم نے سُنا اور اطاعت کی ...

اوپر والی حدیث سے پانچ نتائج نکلتے ہیں :

《 رزلٹ نمبر 1 》: آپ ﷺ کی میّت مبارک کو "یا نبی اللّٰہ" کہہ کر مخاطب کرنا سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی سنت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کی قبر مبارک کے پاس "یا رسول اللّٰہ" کہہ کر آپ ﷺ پر درود و سلام بھیجتے تھے۔

چنانچہ الموطا امام مالک میں، سنن الکبری للبیھقی میں، مصنّف ابنِ ابی شیبہ میں اور فضل صلاۃ النبی میں حدیث ہے کہ سیدنا عبداللّٰہ بن عمرؓ جب قبرِ رسول پر حاضری دیتے اور عرض کرتے السلام عليك يا رسول اللّٰه، السلام عليك يا ابا بكر، السلام عليك يا ابتاه

مصنف ابن ابی شیبہ (عربی) ، حدیث # 11793
مصنف ابن ابی شیبہ (مترجم)، حدیث # -11915-

موطا امام مالک (مترجم : وحید الزماں)، حدیث # 393
سنن کبری للبیہقی (مترجم)، جلد 6، حدیث # 10271
فضل الصلوة على النبیﷺ ، صفحہ 139، حدیث # 98

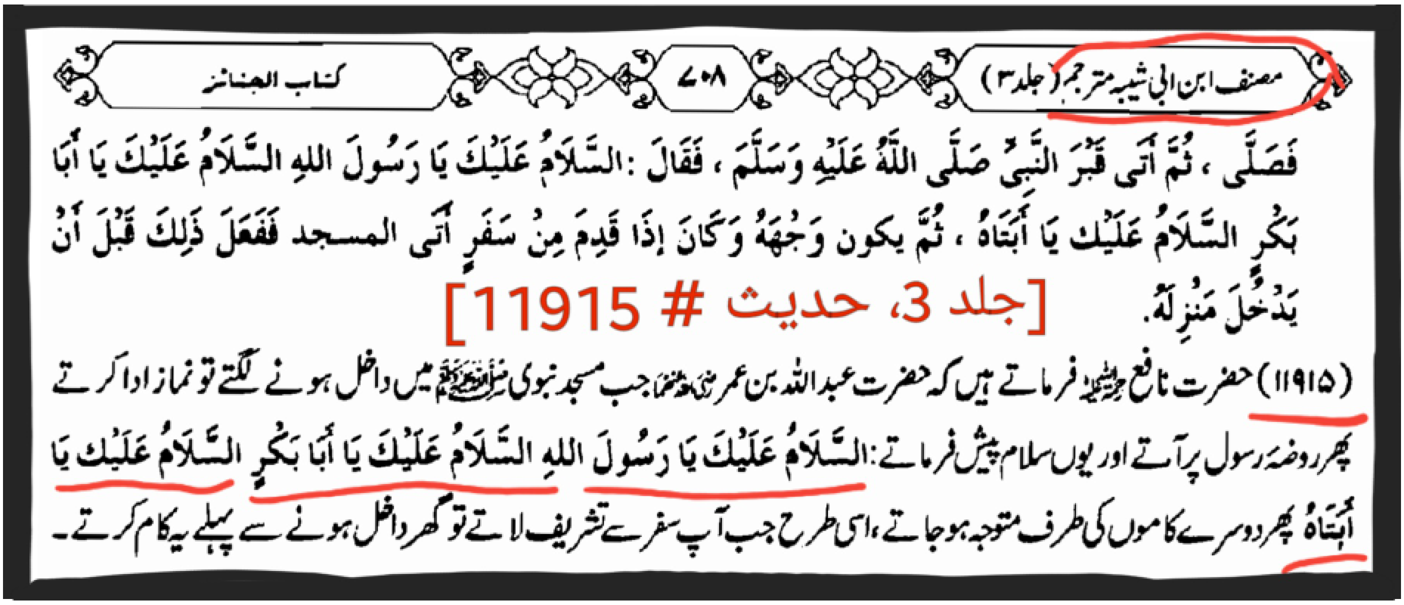

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۳) ۷۰۸ کتاب الجنائز

فَصَلَّى ، ثُمَّ أَتَى قَبْرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ ، ثُمَّ يكون وَجْهَهُ وَكَانَ إذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ أَتَى المسجد فَفَعَلَ ذَلِك قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَنْزِلَهُ.

[جلد 3، حدیث # 11915]

(۱۱۹۱۵) حضرت نافع ؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب مسجد نبوی ﷺ میں داخل ہونے لگتے تو نماز ادا کرتے پھر روضہ رسول پر آتے اور یوں سلام پیش فرماتے: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ پھر دوسرے کاموں کی طرف متوجہ ہو جاتے، اسی طرح جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو گھر داخل ہونے سے پہلے یہ کام کرتے۔

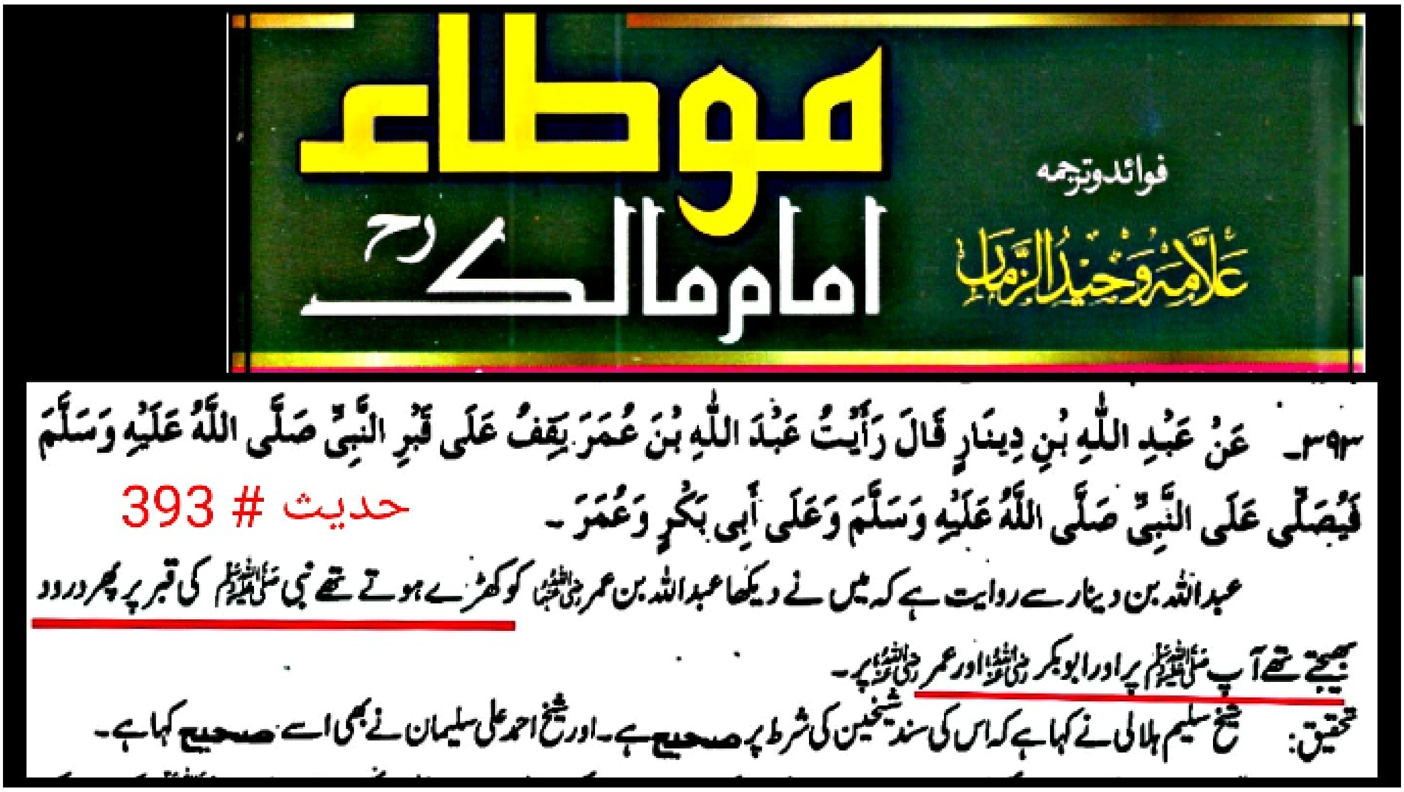
موطاء
امام مالک رح
فوائد و ترجمہ
علامہ وحید الزماں

۳۹۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ قَالَ رَأَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ۔

حدیث # 393

عبد اللہ بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو کھڑے ہوتے تھے نبی ﷺ کی قبر پر پھر درود بھیجتے تھے آپ ﷺ پر اور ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پر۔

تحقیق: شیخ سلیم ہلالی نے کہا ہے کہ اس کی سند شیخین کی شرط پر صحیح ہے۔ اور شیخ احمد علی سلیمان نے بھی اسے صحیح کہا ہے۔

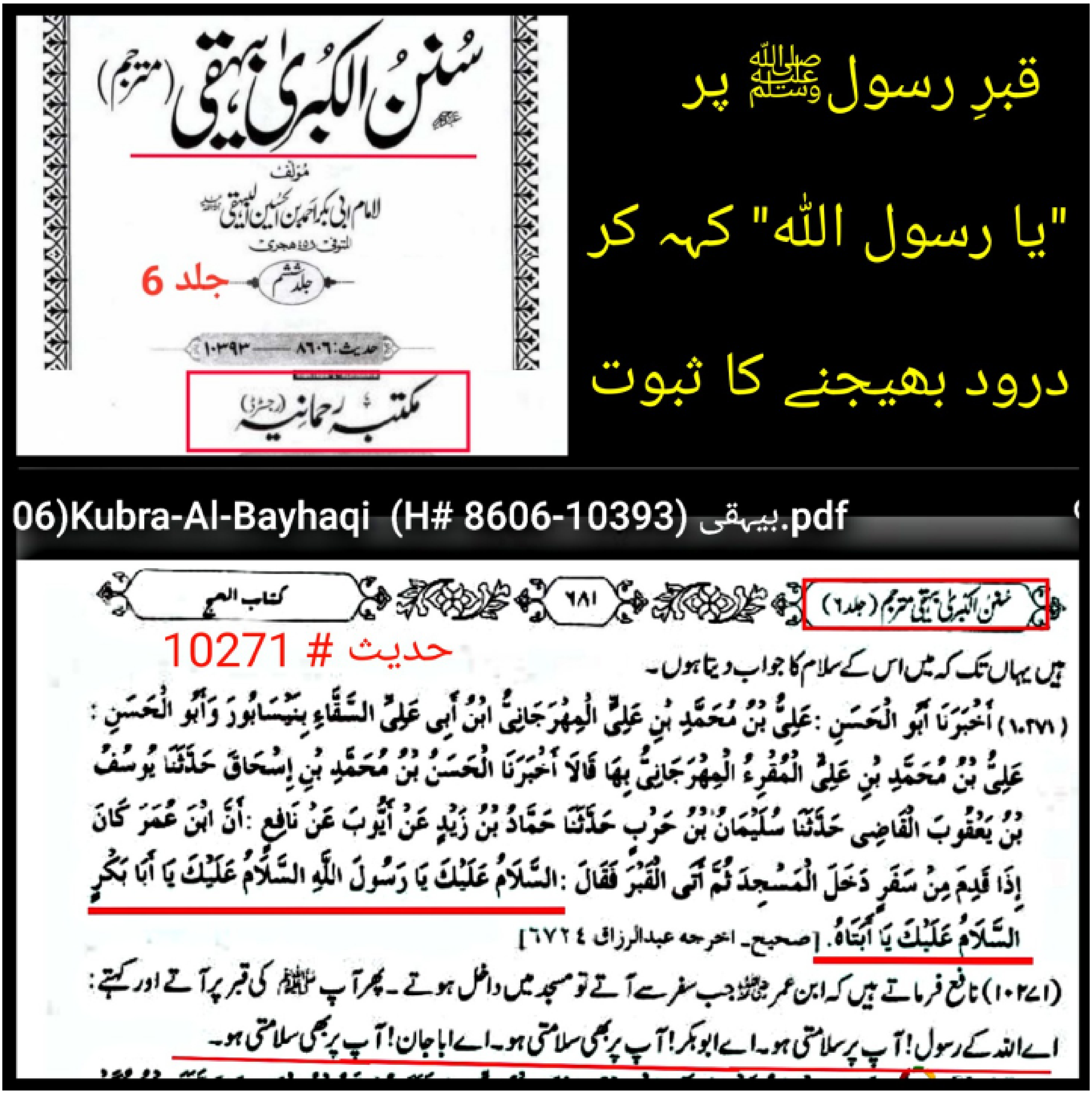

قبرِ رسول ﷺ پر "یا رسول اللہ" کہہ کر درود بھیجنے کا ثبوت

سُنن الکبریٰ بیہقی (مترجم)

مؤلف

للامام ابی بکر احمد بن الحسین البیہقی

المتوفی ۴۵۸ ہجری

جلد ششم

جلد 6

حدیث: ۸۶۰۶ — ۱۰۳۹۳

مکتبہ رحمانیہ (رجسٹرڈ)

06)Kubra-Al-Bayhaqi (H# 8606-10393) بیہقی.pdf

حدیث # 10271

ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(۱۰۲۷۱) أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمِهْرَجَانِيُّ ابْنُ أَبِي عَلِيٍّ السَّقَّاءِ بِنَيْسَابُورَ وَأَبُو الْحَسَنِ: عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقْرِءُ الْمِهْرَجَانِيُّ بِهَا قَالاَ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ: السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ. [صحیح۔ اخرجه عبدالرزاق ٦٧٢٤]

(۱۰۲۷۱) نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر ؓ جب سفر سے آتے تو مسجد میں داخل ہوتے۔ پھر آپ ﷺ کی قبر پر آتے اور کہتے: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلامتی ہو۔ اے ابوبکر! آپ پر بھی سلامتی ہو۔ اے ابا جان! آپ پر بھی سلامتی ہو۔

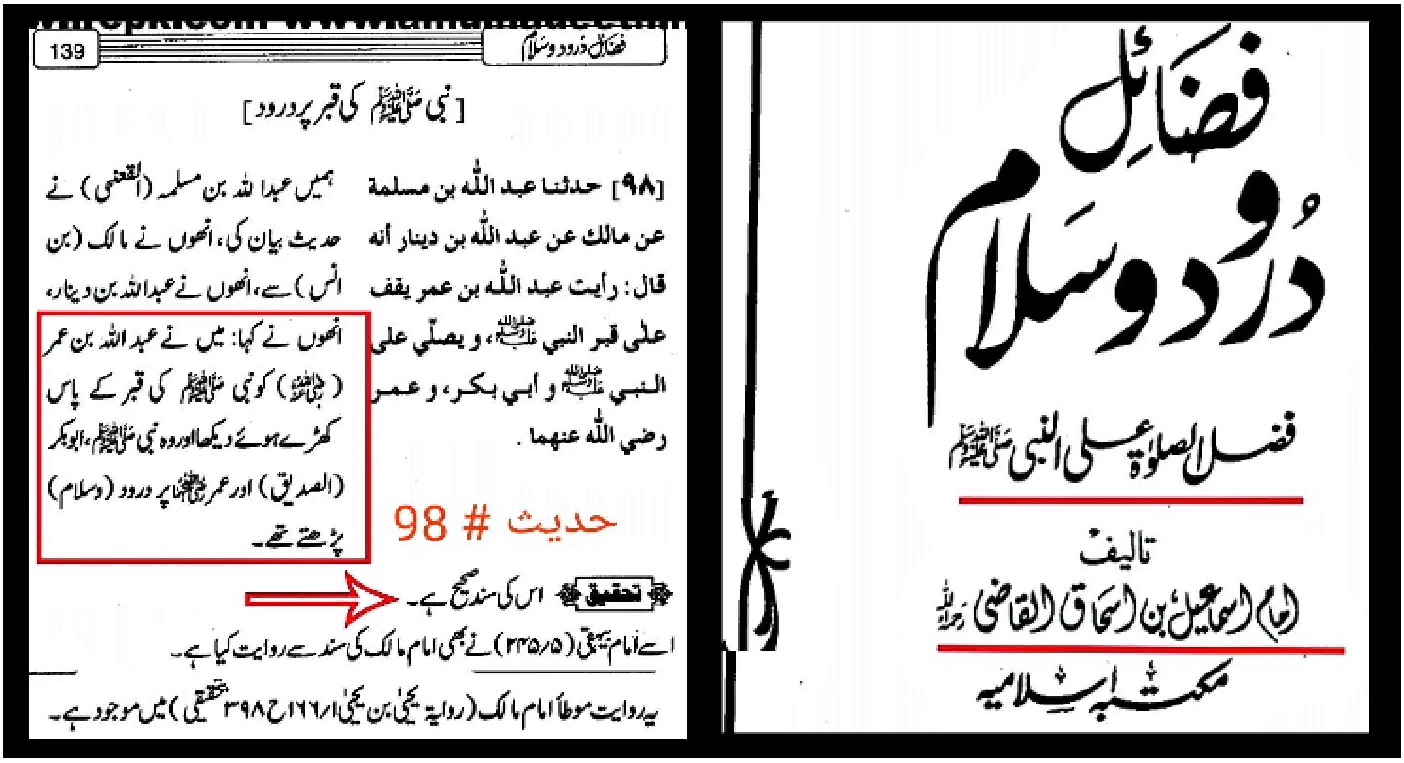

139 فضائل درود وسلام

[نبی ﷺ کی قبر پر درود]

[۹۸] حدثنا عبد اللّٰه بن مسلمة عن مالك عن عبد اللّٰه بن دينار أنه قال: رأيت عبد اللّٰه بن عمر يقف على قبر النبي ﷺ، و يصلّي على النبي ﷺ و ابي بكر، و عمر رضي اللّٰه عنهما .

ہمیں عبداللہ بن مسلمہ (القعنبی) نے حدیث بیان کی، انھوں نے مالک (بن انس) سے، انھوں نے عبداللہ بن دینار، انھوں نے کہا: میں نے عبداللہ بن عمر (رضی اللہ عنہ) کو نبی ﷺ کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے دیکھا اور وہ نبی ﷺ، ابوبکر (الصدیق) اور عمر رضی اللہ عنہما پر درود (وسلام) پڑھتے تھے۔

حدیث # 98

تحقیق اس کی سند صحیح ہے۔

اسے امام بیہقی (۲۴۵/۵) نے بھی امام مالک کی سند سے روایت کیا ہے۔

یہ روایت موطأ امام مالک (روایۃ یحییٰ بن یحییٰ ۱۶۶/۱ ح ۳۹۸ بتحقیقی) میں موجود ہے۔

فضائل درود وسلام

فضل الصلوٰۃ علی النبی ﷺ

تالیف

امام اسماعیل بن اسحاق القاضی رحمہ اللہ

مکتبہ اسلامیہ

اور ویسے بھی ہمیں نبی ﷺ نے قبرستان والوں کے لئے جو دعا سکھائی ہے۔ اُس میں ہم بھی قبر والوں کو مخاطب کرتے ہیں... (لیکن یہ صرف سلامتی کے لئے دعا ہے۔ اِس سے یہ نتیجہ ہر گِز نہیں نکالا جا سکتا کہ قبر والے ہمیں سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں‼️ یہ پرٹوکول صِرف نبی ﷺ کے لئے ہے)

Sahih Muslim	H # -2257-
Sunan e Nasai	H # 2042
Ibn e Maja	H # 1547
Musnad Ahmad	H # 3351
Mishkaat	H # 1764

(رسول اللہ ﷺ جب قبرستان جاتے تو کہتے)

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ

لَلَاحِقُونَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ

سلامتی ہو مسلمانوں اور مومنوں کے ٹھکانوں میں رہنے والوں پر اور ہم ان شاء اللّٰہ ضرور (تمہارے ساتھ) ملنے والے ہیں ، مَیں اللّٰہ تعالیٰ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت مانگتا ہوں۔Sahih Hadees

■ کیا نبی کریم ﷺ کا جنازہ نہیں ہوا تھا... ؟؟؟

اس بات پر سب متفق ہیں کہ سیّدنا مولا علی ؓ نے آپ ﷺ کو غسل دیا..

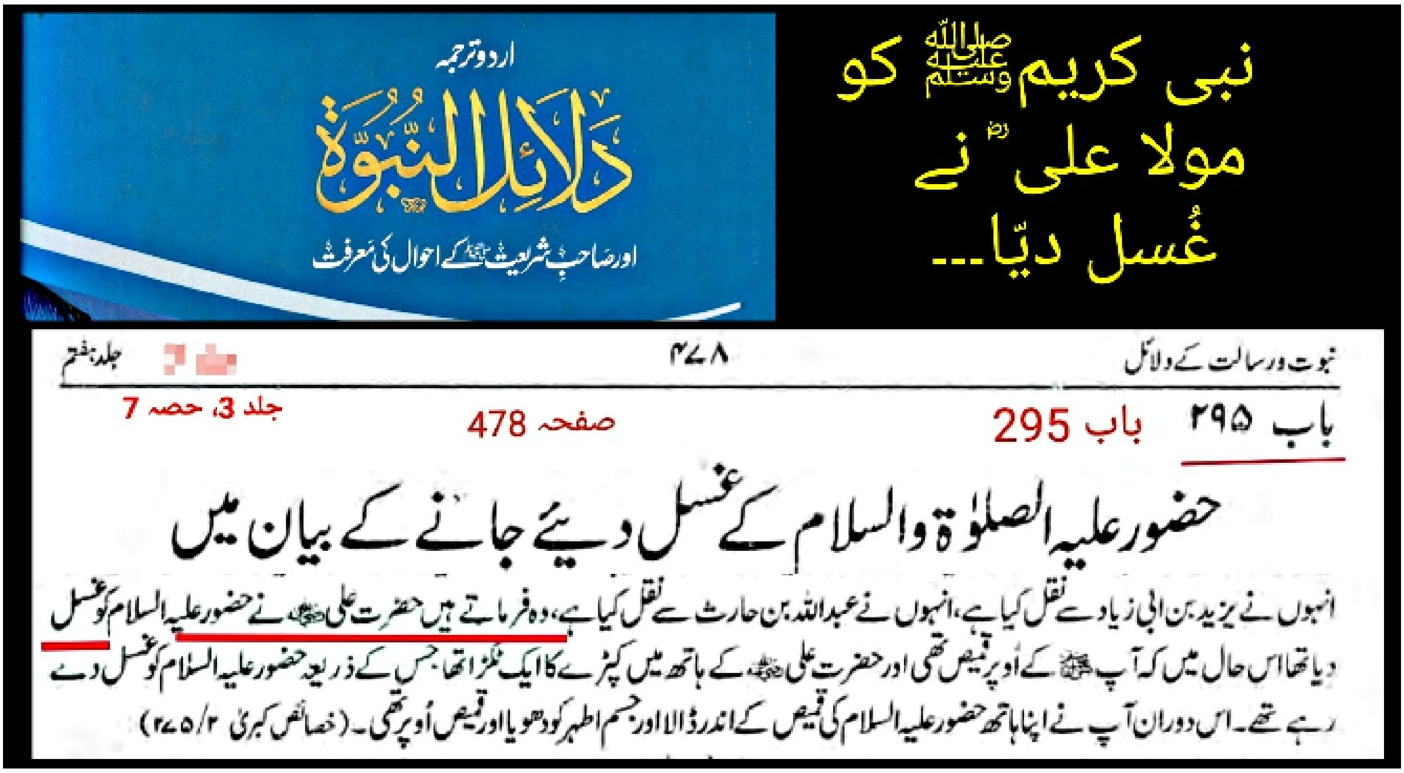

اردو ترجمہ
دلائل النبوۃ
اور صاحبِ شریعت ﷺ کے احوال کی معرفت

نبی کریم ﷺ کو مولا علی ؓ نے غُسل دیّا...

نبوت ورسالت کے دلائل ۴۷۸ [redacted] جلد ہفتم

جلد 3، حصہ 7 صفحہ 478 باب 295

باب ۲۹۵

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غسل دیئے جانے کے بیان میں

انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے نقل کیا ہے، انہوں نے عبداللہ بن حارث سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں حضرت علی ؓ نے حضور علیہ السلام کو غسل دیا تھا اس حال میں کہ آپ ﷺ کے اُوپر قمیص تھی اور حضرت علی ؓ کے ہاتھ میں کپڑے کا ایک ٹکڑا تھا جس کے ذریعہ حضور علیہ السلام کو غسل دے رہے تھے۔ اس دوران آپ نے اپنا ہاتھ حضور علیہ السلام کی قمیص کے اندر ڈالا اور جسم اطہر کو دھویا اور قمیص اُوپر تھی۔ (خصائص کبریٰ ۲/ ۲۷۵)

آپ ﷺ کو کفن بھی دیا گیا، آپ ﷺ کو دَفنایا بھی گیا، یہ سارے معاملات ہوئے تو جنازہ کیوں نہیں ہونا تھا؟؟؟

یہ بات بالکل جھوٹ ہے کہ آپ ﷺ کا جنازہ نہیں ہوا تھا‼️ سنن نسائی الکبریٰ میں "وفات النبی ﷺ" کے نام سے پورا چیپٹر ہے۔ جس میں آپ ﷺ کی وفات کے سارے معاملات کا ذکر موجود ہے۔ الحمداللّٰہ

البتہ ایک استثناء یعنی exception ہے کہ آپ ﷺ کے جنازے میں کوئی امام مقرّر نہیں ہوا تھا بلکہ لوگوں نے علیحدہ علیحدہ جنازہ پڑھا تھا۔ یعنی کچھ ٹولیوں کی صورت میں لوگ آتے تھے اور جنازہ پڑھ کر چلے جاتے تھے۔

دلائل النبوۃ (مترجم)، جلد 3، حصہ 7، باب 297، حضور اکرم ﷺ کی نمازِ جنازہ کا بیان، صفحہ 483
الخصائص الکبری (مترجم)، جلد 2، صفحہ 556

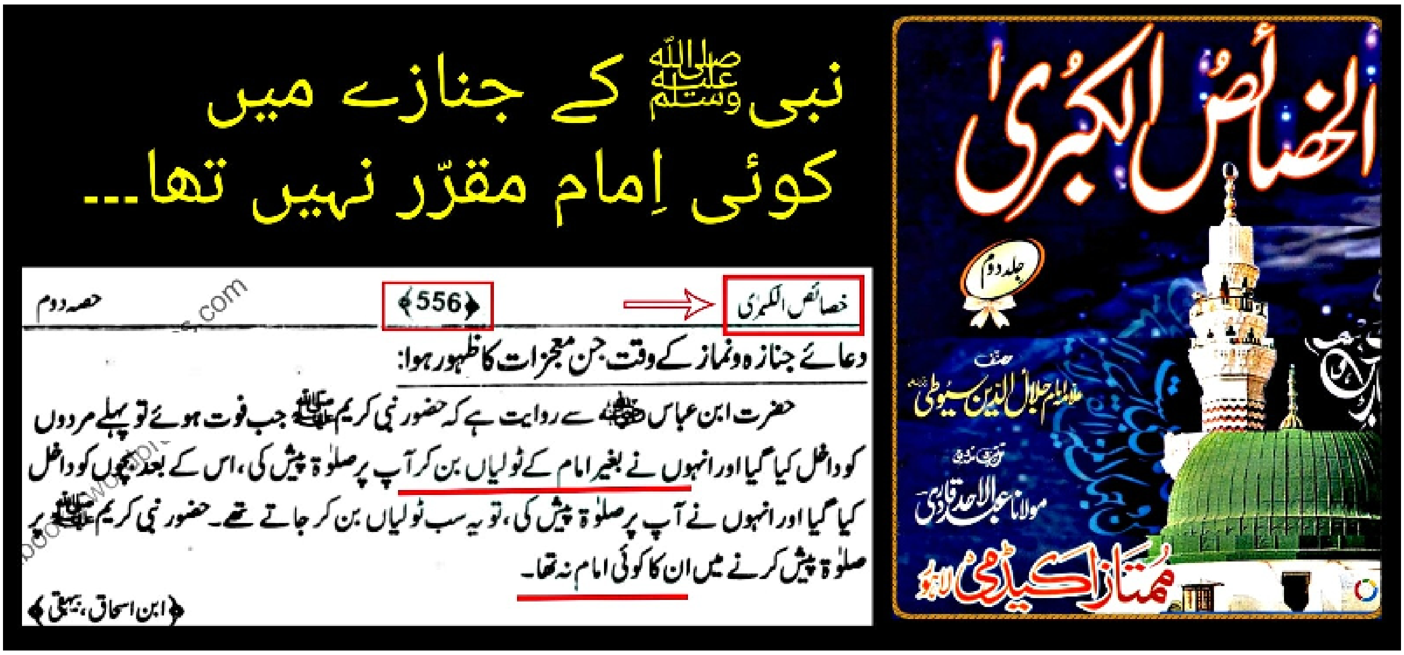
نبی ﷺ کے جنازے میں
کوئی اِمام مقرّر نہیں تھا...
الخصائص الکبریٰ
جلد دوم
مصنف
علامہ امام جلال الدین سیوطی
ترجمہ
مولانا عبدالاحد قادری
ممتاز اکیڈمی لاہور

خصائص الکبریٰ ﴿556﴾ حصہ دوم

دعائے جنازہ ونماز کے وقت جن معجزات کا ظہور ہوا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب فوت ہوئے تو پہلے مردوں کو داخل کیا گیا اور انہوں نے بغیر امام کے ٹولیاں بن کر آپ پر صلوٰۃ پیش کی، اس کے بعد بچوں کو داخل کیا گیا اور انہوں نے آپ پر صلوٰۃ پیش کی، تو یہ سب ٹولیاں بن کر جاتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ پیش کرنے میں ان کا کوئی امام نہ تھا۔

﴿ابن اسحاق، بیہقی﴾

《 رزلٹ نمبر 2 》: سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا یہ عقیدہ تھا کہ آپ ﷺ کو ایک ہی موت آئے گی۔ اِسی لئے انہوں نے کہا کہ اللّٰہ تعالیٰ آپ ﷺ پر دو مَوتیں جمع نہیں کرے گا، یعنی اب آپ ﷺ کی ہمیشہ کے لئے برزخی زندگی شروع ہو چکی ہے---

اسی حوالے سے سیدہ عائشہؓ کی بہت زبردست حدیث ہے کہ وہ نبی ﷺ کی **"دنیا کی زندگی کا ' آخری ' دن"** تھا اور **"آخرت کی زندگی کا ' پہلا ' دن"** تھا۔

Sahih Bukhari Hadees # -**4451**-
Mishkaat Hadees # 5959

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول ﷺ کی وفات میرے گھر میں ہوئی۔ آپ ﷺ اُس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپ ﷺ بیمار پڑے تو ہم آپ ﷺ کی صحت کے لیے دعائیں کیّا کرتے

تھے... عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو مَیں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ مسواک کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ وہ ٹہنی مَیں نے ان سے لے لی۔ پہلے مَیں نے اسے چبایا، پھر صاف کر کے آپ ﷺ کو دے دی۔ آپ ﷺ نے اس سے مسواک کی، پھر آپ ﷺ نے وہ مسواک مجھے عنایت فرمائی اور آپ ﷺ کا ہاتھ جھک گیا، یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) مسواک آپ ﷺ کے ہاتھ سے چھُوٹ گئی۔ **اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ ﷺ کے تھوک کو اُس دن جمع کر دیا جو آپ ﷺ کی دنیا کی زندگی کا سب سے آخری اور آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا۔**
Sahih Hadees

سیّدہ عائشہؓ نے یہ عقیدہ بالکل واضح clear کر دیا کہ آپ ﷺ کی اب سے آخرت کی برزخی زندگی شروع ہو چکی ہے۔۔

《 رزلٹ نمبر 3 》: کسی بھی بڑے سے بڑے انسان کو غلطی لگ سکتی ہے۔

اس معاملے میں سیدنا عمرؓ کو غلطی لگی اور انہوں نے یہ عقیدہ رکھا کہ آپ ﷺ کو ابھی موت نہیں آ سکتی۔۔ **لیکن!** جیسے ہی ان کو آیات سنائی گئیں تو انہوں نے فوراً رجوع کر لیا۔
حضرت عمرؓ نے یہ نہیں کہا کہ "مَیں اتنا بڑا بزرگ ہوں مجھے غلطی نہیں لگ سکتی۔" جیسا کہ لوگ یہاں اپنے بزرگوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ اتنےےےے بڑےےے بڑے بزرگ تھے...
یہ صحابہ کرام کی خصوصیت تھی کہ جب کوئی آیت سُن لیتے تو فوراً بات کو قبول کر لیتے تھے۔

《 رزلٹ نمبر 4 》: عقیدہ توحید اتنا اہم ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیقؓ نے توحید سمجھانے کے لئے ایک "**فرضی جملہ**" **بولا :**

کہ "جو کوئی محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ محمد ﷺ

فوت ہو گئے ہیں" (حالانکہ محمد ﷺ کی عبادت کوئی بھی نہیں کرتا تھا۔ یہ جملہ صرف اس لئے کہا گیا کہ عبادت صرف اُس ذات کی ہو سکتی ہے جس کو کبھی موت نہیں آئے گی اور وہ اللّٰہ کی ذات کے علاوہ کوئی بھی نہیں ہے)

اور یہ بات بھی پتا چل گئی کہ قرآن پاک میں، آپ ﷺ کے لئے دونوں لفظ استعمال ہوئے ہیں کہ
3 : سورۃ آل عمران 144

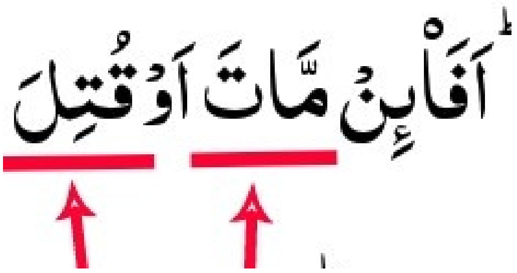
أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ

"...(آپ ﷺ) مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں..."

حالانکہ شہید کا لفظ بھی آ سکتا تھا۔۔
لیکن ہمارے معاشرے کے لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے لئے **"مرنے کا"** | **"وفات کا"** | **"قتل کا"** لفظ استعمال نہیں کرنا چاہئے ورنہ گستاخی ہو جائے گی---
سوال : تو کیا قرآن پاک ہمیں گستاخی سکھاتا ہے (نعوذباللّٰہ)؟؟؟
کیونکہ قرآن میں بھی یہی لفظ استعمال ہوئے ہیں---

《 رزلٹ نمبر 5 》: نبی ﷺ کے علاوہ کوئی بھی بڑے سے بڑا انسان ، چاہے وہ سیدنا ابوبکر صدیق ؓ ہی کیوں نہ ہوں، بغیر دلیل کے اُن کی بات بھی قبول نہیں کی جائے گی،

اِسی لئے جب سیدنا ابو بکر ؓ نے (حضور ﷺ کی وفات کا کہا) تو اپنی دلیل میں قرآن پاک سے **2 آیات** تلاوت کیں۔ اور پھر صحابہ اکرام ؓ نے بھی اُسی بنیاد پر بات کو مانا۔ ہر مسلمان کا بھی یہی رویّہ ہونا چاہئے کہ

2 : سورة البقرة ، 285
... قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَ اَطَعۡنَا ... ہم نے سُنا اور اطاعت کی ...

لیکن بھائیو! یہاں انڈیا ، پاکستان اور بنگلہ دیش کا اتنا گندا culture یعنی تہذیب ہے! کہ یہاں مولویوں نے اپنی عوام کو ایسی پٹّی پڑھا رکھی ہے کہ
جب ہم کہتے ہیں کہ " قرآن و حدیث سے حوالہ دِکھائیں " تو لوگ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں اور **کہتے ہیں کہ** "اتنےےے بڑے بزرگ پاگل ہیں!" (العیاذباللّٰہ تعالیٰ)
وہ صحابہ اکرام ہی تھے، جنھوں نے کوئی بھی ایک آیت سنی تو فوراً بات کو قبول کر لیا۔

اِن کے سب بزرگوں سے بڑھ کر بزرگ، سیدنا ابو بکر صدیق ؓ ہیں اور انہوں نے بھی دلیل کے طور پر قرآن کی آیات پیش کیں، لیکن یہاں لوگوں کو بتائیں کہ بخاری اور مسلم میں نماز کا یہ یہ طریقہ لکھا ہوا ہے تو ان کے کان پر جُوں تک نہیں رینگتی! وہ کہتے ہیں کہ لکھا ہوا ہو گا ، ہمارے بزرگ پاگل ہیں؟؟؟
اور یہاں صحابہ اکرام رضوان اللّٰہ علیھم اجمعین اور سیدنا عمر فاروق ؓ جیسے انسان بھی کہہ رہے ہیں کہ جب انہوں نے قرآن کی **آیت سنی تو کہا کہ** مجھے غلطی لگی تھی اور میرے پاؤں میرا بوجھ نہ اٹھا سکے اور مَیں وہیں پر بیٹھ گیا۔
اور یہاں پر لوگ قرآن اور حدیث سنتے ہیں لیکن کوئی اثر ہی نہیں ہوتا!!!!
یہی فرق ہے صحابہ اکرام ؓ میں اور عام لوگوں میں...

●○•●○•●○• ILMI POINT-2 •○●•○●•○●-

"قرآن اور صحیح احادیث میں شہدائے کرام اور انبیاء علیھم السلام کی برزخی حیات سے متعلق ذکر موجود ہے؟؟؟"

اسی ضَمن میں قرآنِ پاک کی 4 آیات بہت اہم ہیں۔۔

آیت 1] 3 : سورة آل عمران 169

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ

عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ﴿۱۶۹﴾

جو لوگ اللّٰه کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں اُن کو ہرگِز مُردہ نہ سمجھیں ، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔

آیت 2] 2 : سورة البقرة 154

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا

تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾

اور جو اللّٰہ تعالیٰ کی راہ میں مارے جائیں، تم اُنہیں مُردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن **تم شعور نہیں** رکھتے۔

ہم شعور اسی لئے نہیں رکھتے کیونکہ وہ زندگی پردے (یعنی برزخ) میں ہے۔ یعنی unseen barrier ہے ، جسے دیکھا نہیں جا سکتا۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے

آیت 3] 23 : سورة المؤمنون 100

وَمِن وَرَآئِهِم بَرْزَخٌ إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ﴿١٠٠﴾

... اب اِن سب (مرنے والوں) کے پیچھے ایک برزخ (پردہ) حائل ہے، اِن کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔ (قیامت تک)

اس برزخ کو کوئی بھی observe (یعنی معائنہ) نہیں کر سکتا اور اِن کو شریعت کی اصطلاحات یعنی terminology میں **"متشابہات"** کہا جاتا ہے اور متشابہات کے بارے میں صاف صاف categorical منشن ہوا ہے کہ

آیت 4] 3 : سورة آل عمران 7
وہی اللّٰہ تعالٰی ہے جس نے تجھ پر کتاب اُتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور **بعض متشابہ** آیتیں ہیں۔ پس **جن لوگوں کے دِلوں میں کھوٹ** ہوتا ہے وہ فتنہ انگیزی کی خاطر متشابہات آیات ہی کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور انہی (متشابہات) آیات کے (اپنی خواہشاتِ نفس کے مطابق) معنی نکالتے رہتے ہیں حالانکہ اُن کا صحیح مفہوم اللّٰہ کے سِوا کوئی نہیں جانتا، اور جو علم میں پختہ ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم اِن (متشابہات) پر ایمان لائے، ساری آیات ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو صرف عقل مند لوگ ہی حاصل کرتے ہیں۔

■ سوال : متشابہات کیا ہیں...؟؟؟

● **جواب:** متشابہات والی چیزیں صرف سمجھانے کے لئے ہوتی ہیں۔
اس دنیا کا frame of reference یا physical phenominon of nature بالکل مختلف ہے (یعنی دنیا کو جانچنے اور پرَکھنے کا معاملہ بالکل مختلف ہے) اور آخرت کے معاملات بالکل مختلف ہیں لیکن

آخرت کی زندگی کا دھندلا سا تصوّر پیش کرنے کے لئے (اور سمجھانے کے لئے) اللّٰہ تعالی نے تھوڑی سی چیزیں بیان کر دی ہیں، مثال کے طور پر :

• جنت میں پاکیزہ بیویاں ملیں گی • جنت میں پھَل ملیں گے • جنت کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا • آخرت کے معاملات کا ذکر کیا گیا۔

یہ تمام کی تمام چیزیں متشابہات میں شامل ہیں۔ ان کے بارے میں ہمیں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا کہ وہ کس کیفیت میں ہوں گی--- صرف ایک دھُندلا سا تصوّر بتایا گیا ہے کہ دنیا میں کوئی قیاس کر لے کہ جیسے یہاں پر بیویاں ہیں ویسے وہاں پر بھی بیویاں ہوں گی لیکن

Sahih Bukhari	H # 3244, 4779, -**4780-**
Sahih Muslim	H # 465, 7132, 7134, 7135
Musna Ahmad	H # 13265
Mishkaat	H # 5612

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ **اللّٰہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ** "مَیں نے اپنے نیکوکار بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار رکھی ہیں جنہیں کسی آنکھ نے نہ دیکھا اور کسی کان نے نہ سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں ان کا کبھی گمان و خیال پیدا ہوا۔ اللّٰہ کی ان نعمتوں سے واقفیت اور آگاہی تو الگ رہی (ان کا کسی کو گمان و خیال بھی پیدا نہیں ہوا)۔" پھر نبی کریم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی

سورة السجدة 32 : 17

فَلَا تَعۡلَمُ نَفۡسٌ مَّآ اُخۡفِیَ لَهُمۡ مِّنۡ قُرَّةِ اَعۡیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۷﴾

کہ کوئی نفس نہیں جانتا جو کچھ ہم نے ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک ان
کے لئے پوشیدہ کر رکھی ہے ، یہ ان (اَعمالِ صالحہ) کا بدلہ ہو گا جو
وہ کرتے رہے تھے۔ Sahih Hadees

لہٰذا ان نعمتوں کا دھندلا سا تصوّر پیش کرنے کے لئے اس کی مشابہت بتائی گئی ہے کہ یہ تمام چیزیں متشابہات ہوتی ہیں اس میں ہم صرف اتنا ہی کلام کر سکتے ہیں جتنا ہمیں بتایا گیا ہے، اس سے زیادہ کلام نہیں کر سکتے!

■ شہداء کی برزخی زندگی کے بارے میں قرآن میں موجود دھندلا سا تصور بیان کر دیا گیا ہے۔ اب صحیح الاسناد احادیث سے بھی ملاحظہ ہوں۔

●✓ حدیث 1:

Sahih Muslim	H # -**4885**-
Jam e Tirmazi	H # 1641, 3011
Abu Dawood	H # 2520
Ibn e Maja	H # 2801
Sisila tus sahiha	H # 975, 1438
Musnad Ahmad	H # 8548
Mishkaat	H # 3804, 3853

آپ ﷺ نے (شہیدوں کی روحوں کے بارے میں
[3 : آل عمران 169]
جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں اُن کو ہرگِز مُردہ نہ سمجھیں ، بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔
کے بارے میں فرمایا : اِن کی روحیں **سبز پرندوں** کے اندر رہتی ہیں، ان کے لیے عرشِ الٰہی کے ساتھ قندیلیں لٹکی ہوئی ہیں۔ وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں کھاتی پیتی ہیں، پھر ان قندیلوں کی طرف لوٹ آتی ہیں، اِن کے رب نے اوپر سے اُن کی طرف جھانک کر دیکھا اور فرمایا : "کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟"

انہوں نے جواب دیا : ہم (اَور) کیا خواہش کریں، ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں گھومتے اور کھاتے پیتے ہیں۔ اللہ نے تین بار ایسا کیا (جھانک کر دیکھا اور پوچھا) جب انہوں نے دیکھا کہ ان کو چھوڑا نہیں جائے گا، یعنی ان سے سوال ہوتا رہے گا تو **انہوں نے کہا :** اے ہمارے رب! ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دیا جائے یہاں تک کہ ہم دوبارہ تیری راہ میں شہید کیے جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ یہ دیکھے گا کہ ان کو کوئی حاجت نہیں ہے تو ان کو چھوڑ دیا جائے گا۔ Sahih Hadees

لیکن اللہ تعالی اُن پرندوں کی دعا قبول نہیں کرے گا کیونکہ اس دنیا سے صرف ایک مرتبہ ہی exit ہے یعنی ایک دفعہ ہی موت آنی ہے۔

بلکہ حدیث میں ہے کہ شہید کے علاوہ کوئی بھی جنت سے نکلنے کی خواہش نہیں کرے گا

Sahih Bukhari	H # **-2817-**
Sahih Muslim	H # 4867, 4868
Sunan e Nasai	H # 3162
Silsila tus Sahiha	H # 1518
Musnad Ahmad	H # 4870, 13197
Miahkaat	H # 3803

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص بھی ایسا نہ ہو گا جو جنت میں داخل ہونے کے بعد دنیا میں دوبارہ آنا پسند کرے (خواہ اسے ساری دنیا مل جائے)، سوائے شہید کے۔ شہید کی یہ تمنّا ہو گی کہ دنیا میں دوبارہ واپس جا کر (اللہ کے راستے میں) دس مرتبہ اَور قتل ہو کیونکہ وہ شہادت کی عزت وہاں دیکھتا ہے۔ Sahih Hadees

Sahih Bukhari	H # **-36-**, 2972, 7226
Sunan e Nasai	H # 3153
Musnad Ahmad	H # 4784

آپ ﷺ نے فرمایا : "... میری خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں! پھر زندہ کیا جاؤں! پھر مارا جاؤں! پھر زندہ کیا جاؤں! پھر مارا جاؤں! Sahih Hadees

Jam e Tirmazi	H # -**3010**-
Ibn e Maja	H # 2800
Mishkaat	H # 6246

(شہید کہتا ہے کہ) : ... اے رب! مجھے دوبارہ زندہ فرما، تاکہ میں تیری راہ میں دوبارہ شہید کیا جاؤں ...Sahih Hadees

شہادت کی تمنّا ہر شخص کے دل میں ہونی چاہئے! کیونکہ

Sahih Muslim	H # -**4931**-
Abu Dawood	H # 2502
Sunan e Nasai	H # 3099
Musnad Ahmad	H # 4867
Mishkaat	H # 3813

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : جو شخص مر گیا اور نہ جہاد کیا نہ دل میں جہاد کا ارادہ ہی کیا ، وہ نفاق (منافقت) کی ایک قِسم میں مرا۔
Sahih Hadees

لہذا ہر مسلمان کے دل میں شہادت کی تمنا ہونی چاہیے۔ یہ ایمان کا امتحان ہے کہ انسان اپنی سب سے قیمتی چیز یعنی اپنی جان کو اللہ کے حضور پیش کرتا ہے کہ میری جان تیرے لیے حاضر ہے۔

●✓ حدیث 2:

شہید کو چھ مہینے کے بعد قبر سے نکالا گیا تو جسم بالکل صحیح سلامت تھا۔

Sahih Bukhari	H # -**1351**-
Abu Dawood	H # 3232

... (جنگِ احد میں شہید ہونے والے حضرت جابرؓ کے والد صاحب حضرت عبداللہؓ کو **چھ مہینے کے بعد** اُن کی لاش کو قبر سے نکالا گیا، تو صرف کان تھوڑا سا گلنے کے سِوا باقی سارا جسم اُسی طرح تھا جیسے دفن کیا گیا تھا۔ Sahih Hadees

●✓ حدیث 3:

آپ ﷺ کی وفات کے تقریبا 76 سال کے بعد 87 ہجری کے اندر ، سیدنا عمر فاروقؓ کی شہادت کے 63 سال بعد بھی ان کا پاؤں صحیح سلامت تھا..

خلیفہ عبدالملک بن مروان کے دَور میں حجرۂِ عائشہؓ کی دیوار گر گئی جس میں آپ ﷺ کی قبر مبارک ہے۔ اس کی دوبارہ تعمیر کے دوران ایک پاؤں نکل آیا اور صحابہ کرام اور تابعین بہت پریشان ہوئے کہ آپ ﷺ کا پنڈلی سمیت پورا پاؤں مبارک، قبر سے باہر نکل آیا ہے۔ پھر انہوں نے سیدہ عائشہؓ کے بھانجے عروہ ابن زبیرؒ کو بلایا (جو 94 ہجری میں فوت ہوئے اور وہ عبداللہ ابن زبیرؓ صحابی کے چھوٹے بھائی تھے اور سیدہ عائشہؓ کے مَحرم اور بھانجے تھے۔ وہ اکثر حجرۂِ عائشہ میں آتے تھے، اس لئے انہیں پتہ تھا کہ وہ کس کا پاؤں ہو سکتا ہے) تو انھوں نے کہا : کہ یہ نبی ﷺ کا پاوں نہیں ہے بلکہ حضرت عمرؓ کا پاؤں مبارک ہے۔

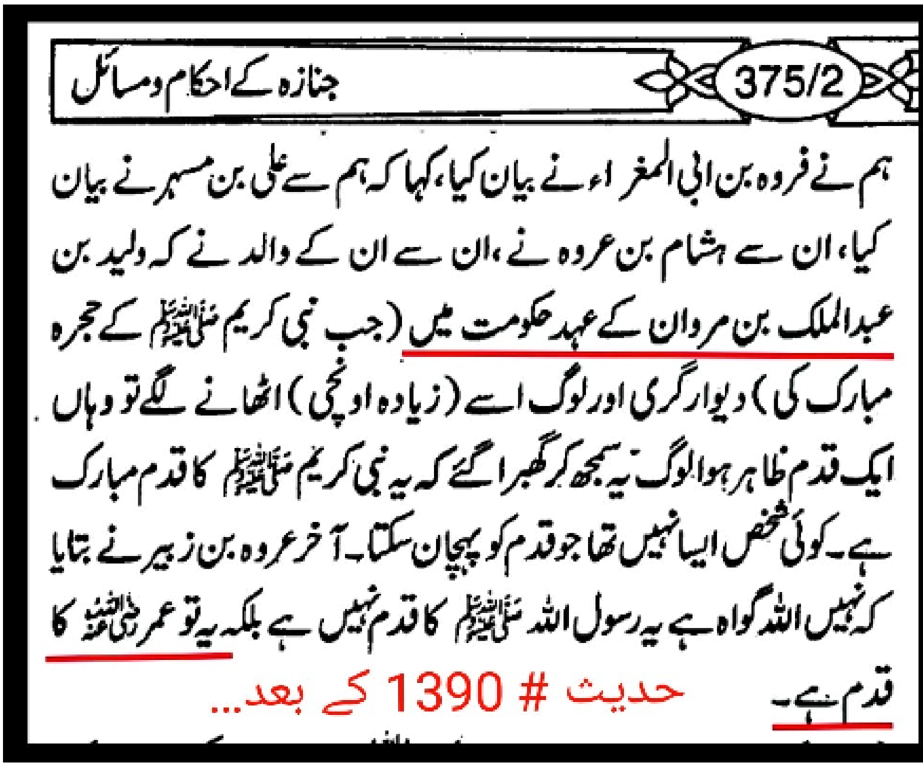

جنازہ کے احکام ومسائل 375/2

ہم نے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے علی بن مسہر نے بیان کیا، ان سے ہشام بن عروہ نے، ان سے ان کے والد نے کہ ولید بن عبدالملک بن مروان کے عہد حکومت میں (جب نبی کریم ﷺ کے حجرہ مبارک کی) دیوار گری اور لوگ اسے (زیادہ اونچی) اٹھانے لگے تو وہاں ایک قدم ظاہر ہوا لوگ یہ سمجھ کر گھبرا گئے کہ یہ نبی کریم ﷺ کا قدم مبارک ہے۔ کوئی شخص ایسا نہیں تھا جو قدم کو پہچان سکتا۔ آخر عروہ بن زبیر نے بتایا کہ نہیں اللہ گواہ ہے یہ رسول اللہ ﷺ کا قدم نہیں ہے بلکہ یہ تو عمر رضی اللہ عنہ کا قدم ہے۔

حدیث # 1390 کے بعد...

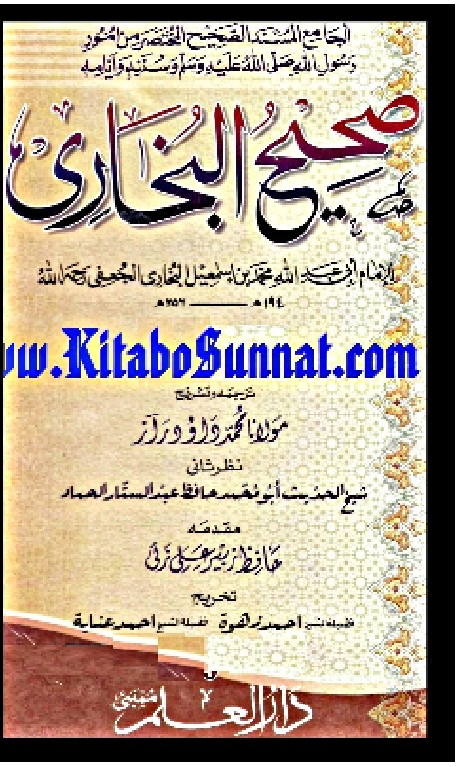

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه

صحیح البخاری

للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري الجعفي رحمه الله

۱۹۴ھ ——— ۲۵۶ھ

ww.KitaboSunnat.com

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد داؤد راز

نظر ثانی

شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبدالستار الحماد

مقدمہ

حافظ زبیر علی زئی

تخریج

فضیلۃ الشیخ احمد زہوۃ فضیلۃ الشیخ احمد عنایۃ

دار العلم ممبئی

مَیں مولویوں کی طرح کوئی افسانے نہیں پڑھ رہا بلکہ یہ صحیح بخاری میں موجود واقعہ ہے۔

اِن تمام دلائل کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی وفات کے بعد شہدائے کرام کی طرح پروٹوکول حاصل ہے، بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام کی برزخی حیات شہداء کی برزخی حیات سے افضل تر ! افضل تر ! افضل تر ! ہے... اور پوری امت کا اس پر اجماع ہے۔

شہید تو ہوتا ہی وہ ہے جو اپنے نبی کے کلمہ کے لئے اپنی جان دے دیتا ہے اور یہ بات logical بھی ہے۔
مثال کے طور پر اگر کوئی شخص PhD Holder ہے تو وہ شخص میٹرک پاس تو ضرور ہو گا۔ تو شہید کو آپ میٹرک پاس سمجھ لیں اور انبیاء علیہم السلام کو PhD Holder سمجھ لیں۔

یہی وجہ ہے کہ پانچویں صدی ہجری میں اہل سنت کے بہت بڑے (محدّث اور امام **حافظ ابو بکر احمد بن حسین بن علی البیهقی،** المتوَفیٰ 458 ہجری) اور کئی احادیث کی کتابوں کے مؤلف بلکہ کسی

نے بھی اِن سے زیادہ احادیث کتابوں میں جمع نہیں کیں۔
انھوں نے ایک مستقل کتاب (**"حیاۃ الانبیاء فی قبورھم"** یعنی انبیاءؑ اپنی قبروں کے اندر زندہ ہیں) لکھی ہے جو **21** احادیث کا مجموعہ ہے۔

اِس میں اور مسند ابی یعلیٰ میں روایات ہیں کہ "انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں"

مسند ابی یعلیٰ (انٹرنیشنل) ، حدیث # 3425
مسند ابی یعلیٰ (مترجم) ، حدیث # 3412
حیاۃ الانبیاء (للبیہقی) ، حدیث # -**1**- ، 2، 3

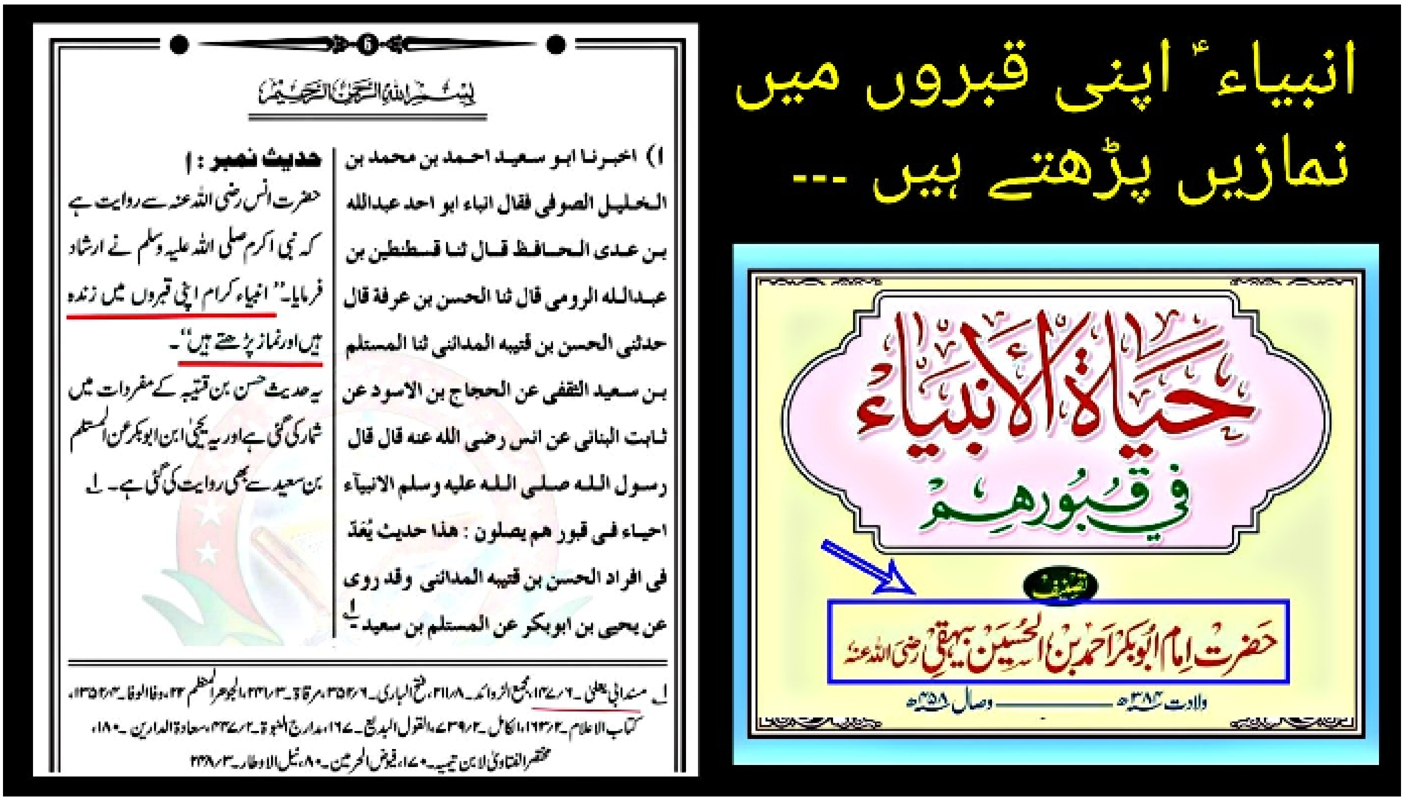

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱) اخبرنا ابو سعید احمد بن محمد بن الخلیل الصوفی فقال انباء ابو احد عبداللہ بن عدی الحافظ قال ثنا قسطنطین بن عبداللہ الرومی قال ثنا الحسن بن عرفۃ قال حدثنی الحسن بن قتیبہ المدائنی ثنا المستلم بن سعید الثقفی عن الحجاج بن الاسود عن ثابت البنانی عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانبیآء احیاء فی قبور ھم یصلون : ھذا حدیث یُعَدّ فی افراد الحسن بن قتیبہ المدائنی وقد روی عن یحیی بن ابوبکر عن المستلم بن سعید [1]

حدیث نمبر : ۱

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ "انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں"۔

یہ حدیث حسن بن قتیبہ کے مفردات میں شمار کی گئی ہے اور یہ یحییٰ ابن ابوبکر عن المستلم بن سعید سے بھی روایت کی گئی ہے۔ [1]

انبیاءؑ اپنی قبروں میں نمازیں پڑھتے ہیں ---
حیاۃ الانبیاء
فی قبورھم
تصنیف
حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ
ولادت ۳۸۴ھ —— وصال ۴۵۸ھ

اور اس کی support میں صحیح مسلم کی حدیثیں بھی لے کر آئے ہیں کہ

Sahih Muslim	H # 430, -**6157**- , 6158
Sunan e Nasai	H # 1632 to 1638
Sisila tu Sahiha	H # 3198

Musnad Ahmad H # 10389, 10576
Miahkaat H # 5866
Hayaat ul ambia (imam Baihaqi) H # 7, 8, 9

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : مَیں معراج کی رات جب سرخ ٹیلے کے قریب آیا اور موسیٰ ؑ کے پاس سے گزرا ، تو وہ اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ Sahih Hadees

امام بیہقی اسی حدیث کو دلیل کے طور پر لائے ہیں۔ **الحمدللہ**

اور اسی کو امام ابنِ حجر عسقلانی ؒ (المتوَفیٰ 852 ہجری) نے بھی دلیل بنایا ہے۔ انہوں نے صحیح بخاری کی شرح **"فتح الباری"** لکھی جس کا ترجمہ **"فیض الباری"** کے نام سے ہے۔ اس کے اندر انہوں نے امام بیہقی کی کتاب کا حوالہ دیا ہے۔

فتح الباری ، شرح حدیث # 3441
فیض الباری ، شرح حدیث # -**3185**-

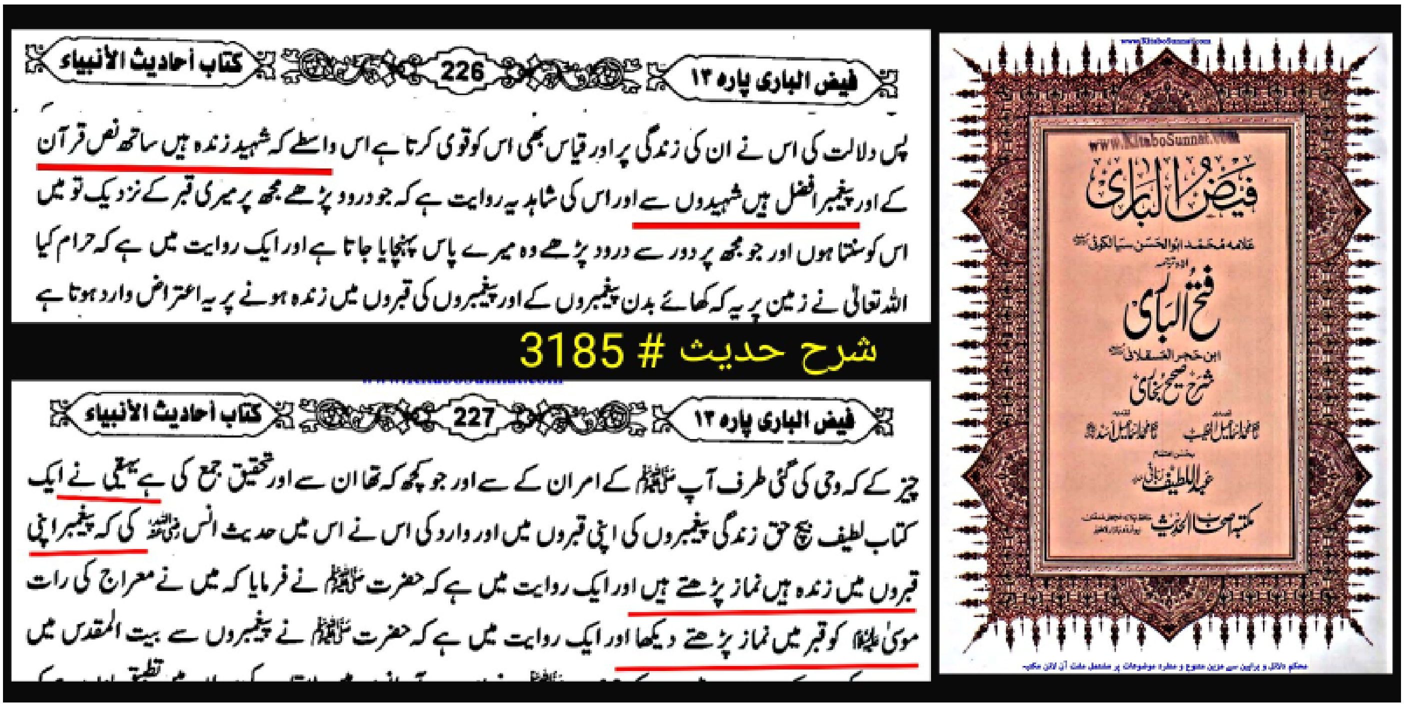

فیض الباری پارہ ۱۲ — 226 — کتاب أحادیث الأنبیاء

پس دلالت کی اس نے ان کی زندگی پر اور قیاس بھی اس کو قوی کرتا ہے اس واسطے کہ شہید زندہ ہیں ساتھ نص قرآن کے اور پیغمبر افضل ہیں شہیدوں سے اور اس کی شاہد یہ روایت ہے کہ جو درود پڑھے مجھ پر میری قبر کے نزدیک تو میں اس کو سنتا ہوں اور جو مجھ پر دور سے درود پڑھے وہ میرے پاس پہنچایا جاتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے زمین پر یہ کہ کھائے بدن پیغمبروں کے اور پیغمبروں کی قبروں میں زندہ ہونے پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے

شرح حدیث # 3185

فیض الباری پارہ ۱۲ — 227 — کتاب أحادیث الأنبیاء

چیز کے کہ وحی کی گئی طرف آپ ﷺ کے امر ان کے سے اور جو کچھ کہ تھا ان سے اور تحقیق جمع کی ہے بیہقی نے ایک کتاب لطیف بیچ حق زندگی پیغمبروں کی اپنی قبروں میں اور وارد کی اس نے اس میں حدیث انس رضی اللہ عنہ کی کہ پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں نماز پڑھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے معراج کی رات موسیٰ علیہ السلام کو قبر میں نماز پڑھتے دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ﷺ نے پیغمبروں سے بیت المقدس میں

اب امام بیہقی نے "حیاۃ الانبیاء فی قبورھم" میں جو الفاظ لکھے ہیں، وہ یہ ہیں۔ **امام بیہقی ؒ کہتے ہیں کہ :**

"اور یہ صحیح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام پر ان کی روحیں لَوٹا دی ہیں اور اب وہ اپنے پروردگار کے نزدیک شہداء کی طرح زندہ ہیں"

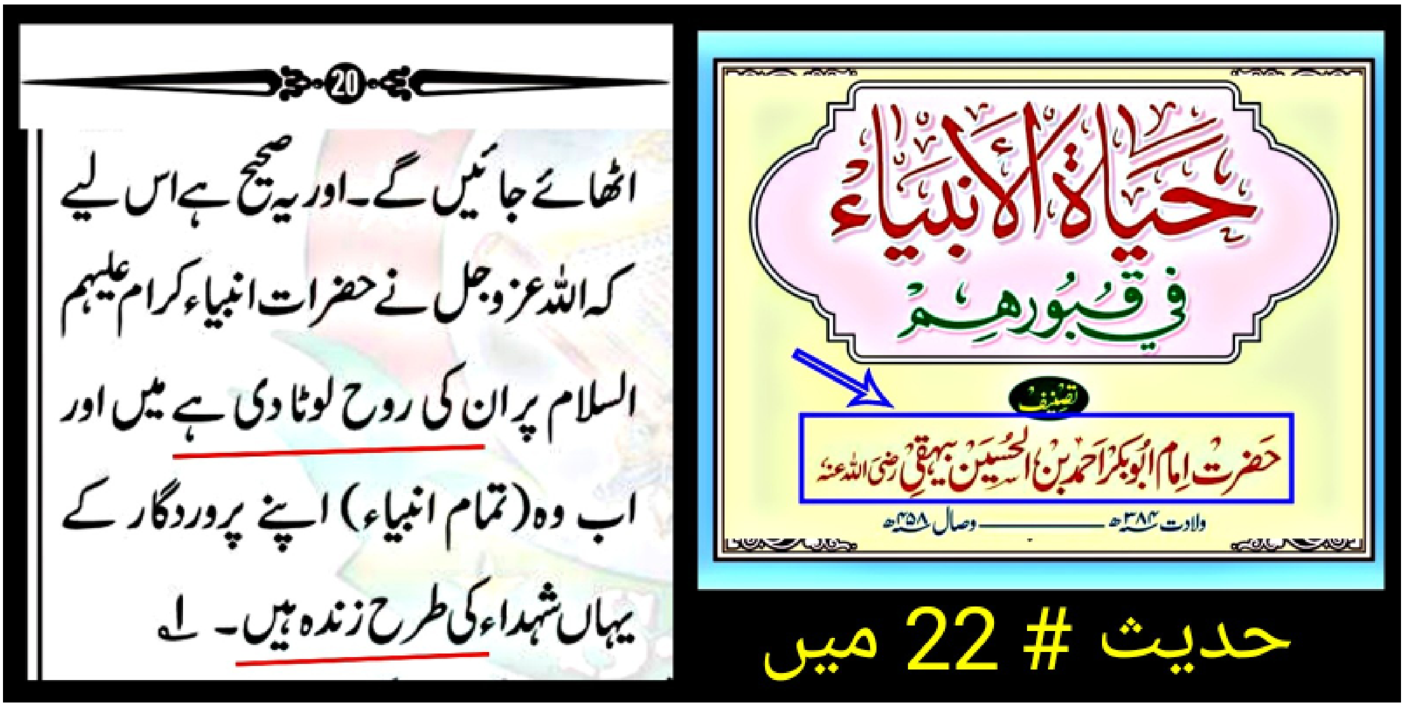

20

اٹھائے جائیں گے۔ اور یہ صحیح ہے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر ان کی روح لوٹا دی ہے میں اور اب وہ (تمام انبیاء) اپنے پروردگار کے یہاں شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ ؎

حیاۃ الأنبیاء

في قبورهم

تصنیف

حضرت امام ابوبکر احمد بن الحسین بیہقی رضی اللہ عنہ

ولادت ۳۸۴ھ — وصال ۴۵۸ھ

حدیث # 22 میں

پھر یہی امام بیہقی ؒ نے عقیدوں کے اوپر ایک الگ سے کتاب لکھی ہے، جس کا نام **" الاعتقاد "** ہے۔ اُس میں بھی انہوں نے **یہ الفاظ لکھے ہیں کہ** "اور انبیاء کرام علیہم السلام کی روحیں قبض کرنے کے بعد انہی کی طرف لوٹا دی جاتی ہیں پس وہ شہداء کی طرح اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔ اور بے شک ہمارے نبی ﷺ نے معراج کی رات (انبیاء ؑ کی) جماعت کو نماز پڑھتے دیکھا ہے، ہمارا درود و سلام ان تک پہنچایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء ؑ کے جسموں کو کھائیں..."

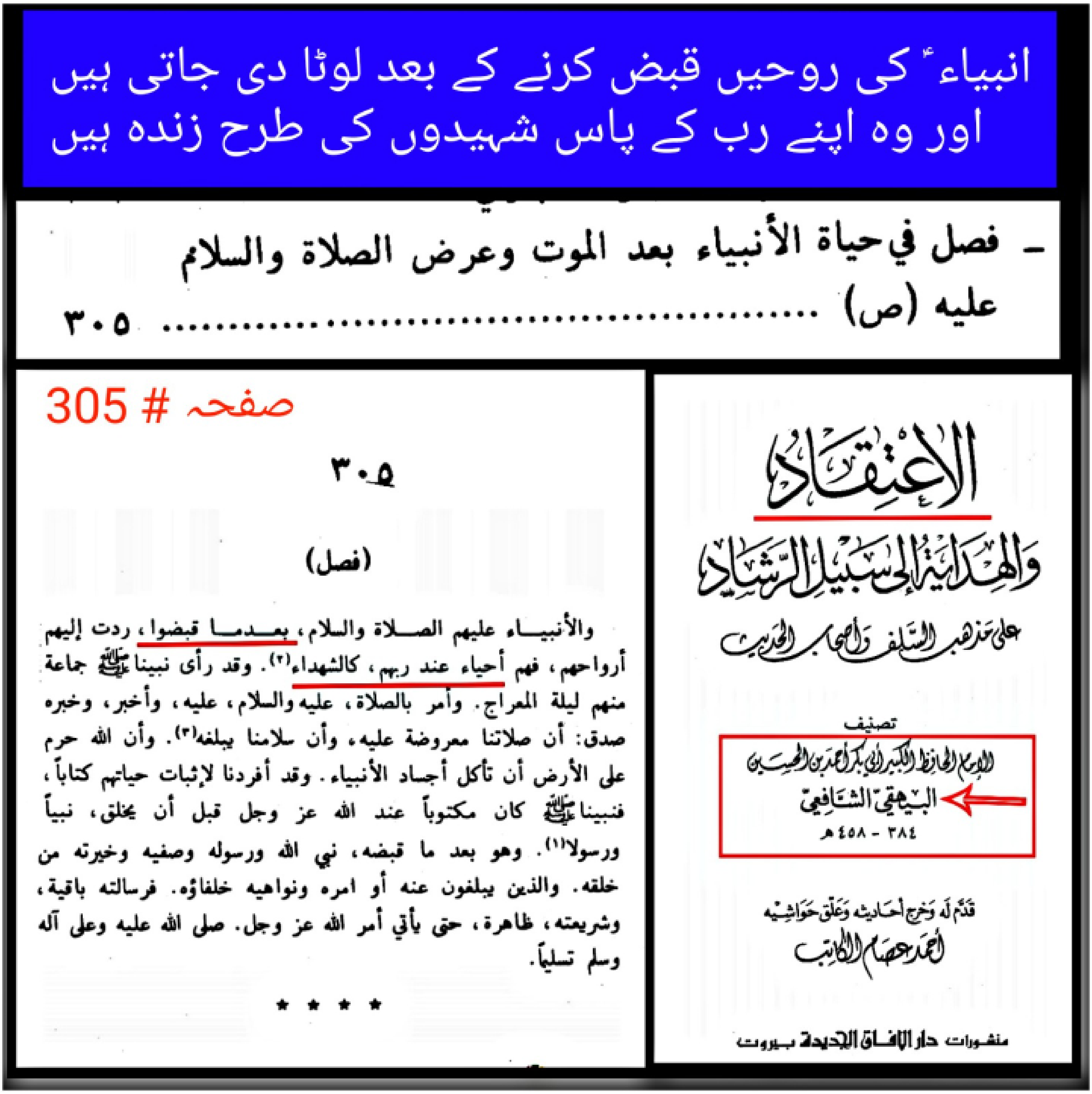

انبیاءؑ کی روحیں قبض کرنے کے بعد لوٹا دی جاتی ہیں
اور وہ اپنے رب کے پاس شہیدوں کی طرح زندہ ہیں

- فصل في حياة الأنبياء بعد الموت وعرض الصلاة والسلام عليه (ص) ٣٠٥

صفحہ # 305

٣٠٥

(فصل)

والأنبياء عليهم الصلاة والسلام، بعدما قبضوا، ردت إليهم أرواحهم، فهم أحياء عند ربهم، كالشهداء(٢). وقد رأى نبينا ﷺ جماعة منهم ليلة المعراج. وأمر بالصلاة، عليه والسلام، عليه، وأخبر، وخبره صدق: أن صلاتنا معروضة عليه، وأن سلامنا يبلغه(٣). وأن الله حرم على الأرض أن تأكل أجساد الأنبياء. وقد أفردنا لإثبات حياتهم كتاباً، فنبينا ﷺ كان مكتوباً عند الله عز وجل قبل أن يخلق، نبياً ورسولا(١). وهو بعد ما قبضه، نبي الله ورسوله وصفيه وخيرته من خلقه. والذين يبلغون عنه أو امره ونواهيه خلفاؤه. فرسالته باقية، وشريعته، ظاهرة، حتى يأتي أمر الله عز وجل. صلى الله عليه وعلى آله وسلم تسليماً.

* * * *

الاعتقاد
والهداية إلى سبيل الرشاد
على مذهب السلف وأصحاب الحديث

تصنيف
الإمام الحافظ الكبير أبي بكر أحمد بن الحسين
البيهقي الشافعي
٣٨٤ - ٤٥٨ هـ

قدّم له وخرج أحاديثه وعلق حواشيه
أحمد عصام الكاتب

منشورات دار الآفاق الجديدة بيروت

"کی طرح " سے مراد یہ بالکل نہ سمجھیے کہ جس طرح شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں میں ہیں اُسی طرح انبیاء کی بھی ہیں!! بلکہ انبیاءؑ کا برزخی زندگی کا protocol یعنی روداد ذیادہ ہے۔ جس طرح ہمارے انسان ہونے اور انبیاءؑ کے انسان ہونے میں فرق ہے یعنی اُن کے فضائل اور کیفیات بالکل مختلف ہیں ان کا کوئی مقابلہ یا comparison ہی نہیں ہے۔

اور امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب کا نام "حیاۃ الانبیاء فی قبورھم" رکھ کر یہ عقیدہ بالکل واضح کر دیا کہ

"انبیاء (علیھم السلام) اپنی '**قبروں میں**' زندہ ہیں" اس پر ذرا غور کریں جس میں کسی قِسم کا جھگڑا نہیں رہا۔

قبروں کی یہ زندگی روحانی بھی ہے اور جسمانی بھی ہے لیکن اس کا mode یعنی کیفیت '**دنیاوی' نہیں** ہے بلکہ '**برزخی**' ہے۔

یہاں پر جسمانی اور روحانی زندگی پر اختلاف پیدا ہو جاتا ہے جن کو حل کرنے کے لئے اگلے پوائنٹس پڑھیں۔

¶ جَزاکُم اللّٰہ خیراً ¶

[CONTINUE on PART-2]

[اگلا حصہ نمبر 2 دیکھیں---]

.
.
.

طالِب دُعا: **"فہد عثمان میر"**
فیس بُک لِنک:
www.facebook.com/chill.fish.1

Last modified: 6 May 2019